سوال

غسل جنابت میں عورت کا حجاب پر مسح کرنے کا حکم کیا ہے، کیونکہ یورپی اوراجنبی ممالک میں عورت کوہر بار غسل جنابت کرتے وقت سر دھونے میں مشکل پیش آتی ہے، اوراس کے اسلام قبول کرنے میں روڑے اٹکائے جاسکتے ہیں، کیونکہ پانی اس کے سر کی شکل تبدیل کردیتا ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور درود وسلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

شریعت مطہرہ اوراہل علم کی کلام سے یہ چیز معلوم ہے کہ : موزے اور پگڑی اور حجاب وغیرہ دوسرے حائل کردہ اشیاء پرجنابت میں مسح کرجائز نہیں، اس پر اجماع ہے، بلکہ مسح توصرف خاص کر وضوء میں جائز ہے

اس کی حدیث صفوان بن عسال رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث ہے جس میں صفوان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

"ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جب ہم سفر میں ہوں تواپنے موزے تین دن اور راتیں نہ اتاریں، مگر جنابت سے، لیکن پیشاب اور پاخانہ اورنیند سے نہ اتاریں"

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ شریعت اسلامیہ ایک آسان اور سہل شریعت ہے، لیکن غسل جنابت میں سر دھونے میں کوئی شدید حرج اور مشکل پیش نہیں آتی؛ کیونکہ جب ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل جنابت اور حیض سے غسل کرنے کے متعلق دریافت کرتے ہوئے عرض کیا :

"اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے سر کی میڈیاں بہت سخت گوندی ہوتی ہیں کیا میں غسل جنابت اور حیض کے غسل میں انہیں کھولا کروں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا :

"آپ کےلیے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالو، اور پھر اپنے اوپر پانی بہالو تو تم پاک ہوجاؤگی"

اسے امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے

اس لیے جو عورتیں سل جنابت میں اپنا سر دھونے میں حرج محسوس کرتی ہیں ان کے علم میں یہ لایا جائے کہ ان کےلیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے سر پر تین چلو پانی ڈال کر سارے جسم پر پانی بہالیں، اور میڈیاں کھولنے کی کوئی ضرورت نہیں، اور نہ ہی سر کی ہئیت بدلنے کی ضرورت ہے جس میں انہیں مشقت ہوتی ہو

اس کے ساتھ ساتھ انہیں یہ بھی بتایا جائے کہ جب وہ احکام شریعت پر عمل پیرا ہونے میں صبر سے کام لیں گی توان کےلیے اللہ تعالی نے اجر عظیم تیار کررکھا ہے، اوران کا اچھا انجام اوراچھی اورعزت والی زندگی حاصل ہوگی، لیکن کسی عارضے اوربیماری یا زخم کی بنا پر انسان کو مسح کرنے کی ضرورت ہو توطہارت کبری اورصغری دونوں میں بغیر وقت مقرر کیے ضرورت کی بنا پر مسح کرنا جائز ہے، جب تک اس کی ضرورت رہے

اس کی دلیل جابر رضی اللہ تعالی عنہ کی وہ روایت ہے جس میں بیان ہوا ہے کہ ایک شخص کا سر زخمی ہوگیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ زخم پر پٹی باندھ کر اس پر مسح کرلو، اور باقی سارا جسم دھولو"

اسے ابوداود نے سنن ابوداود میں روایت کیا ہے

اسلام قبول کرنے والے مرد اور عورتیں جو بعض اسلامی احکام میں توقف کرتے، یا بعض مسائل پر عمل پیرا ہونے میں حرج محسوس کرتے ہیں انہیں ایک تنبیہ کرنا بہتر معلوم ہوتا ہے کہ :

انہیں یہ کہا جائے کہ جنت ناپسندیدہ اشیاء اور مشکلات سے گھیری گئی ہے، اور جہنم کی آگ شہوات سے گھری ہوئی ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے بندوں کو جو احکام دیے ہیں وہ صرف اس لیے ہیں کہ تاکہ انہیں آزمائے کہ ان میں سے کون ہے جو بہتر اور اچھے علم کرتا ہے ؟ .

چنانچہ اللہ تعالی کی رضامندی، اور اس کی جنت کا حصول اور اس کی عزت و کامیابی ہر اعتبار سے آسان اور سہل کام حاصل ہو نہیں سکتی ہے، کہ انسان کو اس پر عمل کرنے میں کوئی مشقت ہی پیش نہ آئے، معاملہ اس طرح نہیں، بلکہ صبر کرنا اور اپنے نفس کے ساتھ جدوجہد کرنی ضروری ہے، اور اللہ عزوجل کی رضامندی، اور اس کی عزت کے حصول، اور اس کے غضب و ناراضگی اور سزا سے بچنے کے لیے مشقت برداشت کرنا ضروری ہے

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

جو کچھ زمین پر ہے ہم نے اسے اس کی زینت اس لیے بنایا ہے تاکہ ہم انہیں آمائیں کہ ان میں سے کون اچھے اعمال کرتا ہے الکھف (7).

اور ایک دوسرے مقام پر اس طرح ارشاد فرمایا :

وہ ذات جس نے موت وحیات کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کونے ہے جو اچھے عمل کرتا ہے الملک (2)

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی ہے :

اور ہم انہیں ضرور آزمائینگے حتی کہ ہم تم میں سے مجاہدین اور صبر کرنے والوں کو معلوم کرلیں، اور تمہارے حالات جانچ لیں محمد (31).

اس موضوع کی آیات بہت ہیں ہم اسی پر اکتفا کرتے ہیں

اللہ تعالی سے ہماری درخواست ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو ہدایت کی راہنمائی کرنے والوں میں سے بنائے، اور مسلمانوں کے حالات درست فرمائے، اور سب کو اس کی بصیرت سے نوازے جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے، اور ان میں حق کی دعوت دینے والوں کی کثرت فرمائے، یقینا اللہ تعالی اس پر قادر ہے

واللہ اعلم .

دیکھیں : مجموع فتاوی و مقالات شیخ ابن باز (237/6)

34776